بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۱۰ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۱۰ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ - ماہ تبوک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ڈلہوزی سے کوئی اطلاع حاصل نہیں کی جا سکی - کیونکہ ٹیلیفون کا کنکشن نہیں مل سکا ؛

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تا حال بعارضہ بخار و سر درد بیمار ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں — سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو بخار کے علاوہ گلے اور بدن میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تا حال بیمار ہیں۔ گذشتہ شب بخار ۱۰۵ درجہ تک پہونچ چکا تھا۔ جو صبح ۱۰۳ ہو گیا۔ بے چینی بہت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے سوال کی اصل وجہ

پرتاپ نے چند روز ہوئے لکھا تھا۔ کہ مسلمان چونکہ ستیارتھ پرکاش کی اسلام پر تنقید و جرح کا جواب نہیں رکھتے۔ اس لئے اس کی ضبطی کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ایک گذشتہ پرچہ میں بتا چکے ہیں۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش کی اسلام پر تنقید کی حقیقت اچھی طرح واضح کر چکے ہیں۔ جس کا جواب دینے کی ابھی تک کسی آریہ سماجی کو جرأت نہیں ہوئی۔ آج ہم چند ایک اہل علم اور معروف غیر مسلم اصحاب کی تحریرات اس بارہ میں پیش کرتے ہیں کہ جب سے ستیارتھ پرکاش شائع ہوئی اور آریہ سماج معرض وجود میں آئی - اہل ملک میں باہمی بے اعتمادی - بدظنی - ناچاقی اور بُعد شروع ہو گیا - اور ملک میں جا بجا فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھی - اور وہ ہندو اور مسلمان جو پہلے باہمی شیر و شکر تھے - ایک دوسرے سے جدا ہو گئے - اور ان میں نفاق کی خلیج اتنی وسیع ہو گئی کہ اب اس کا پاٹنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے -

سب سے پہلے ایک سناتن دھرمی ہندو اخبار کی رائے ملاحظہ ہو :-

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی ستیارتھ پرکاش میں جس طرز و انداز سے قرآن اور مسلمانوں کے پیغمبر پر اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اس سے زیادہ تہذیب و متانت سے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر امر واقع یہ ہے کہ سوامی دیانند جی کی تحریرات سے جہاں سکھ بھائی ہندوؤں سے ناراض ہو گئے - وہاں مسلمانوں میں بھی ایک ایسی جماعت کھڑی ہو گئی - جو آریہ سماجی طریقہ کے مطابق اپنا کام کرنے لگی ۔"

(سناتن دھرم پرچارک امرتسر ۱۵ جنوری ۲۷ء)

۲ - اخبار شیر پنجاب لاہور لکھتا ہے کہ :-

" کیا ہی اچھا ہو - کہ چودھویں سمولاس کو ستیارتھ پرکاش سے بالکل اڑا دیا جائے - (جس میں اسلام کے خلاف لکھا گیا ہے) یا کم از کم اس کا وہ حصہ نکال دیا جائے - جس میں سری گورو نانک دیو جی اور شری گورو گوبند جی مہاراج کے خلاف غلط الزامات لگائے گئے ہیں - جن سے سکھوں اور آریوں کے درمیان کبھی نہ ملنے والی خلیج حائل ہو گئی ہے ...... جس نے آریہ سماجیوں اور سکھوں کو ایک دوسرے کا دوامی دشمن بنا دیا ہے ۔" (شیر پنجاب ۲۱ اپریل ۲۹ء)

۳ - برہمو سماجیوں کے آرگن اخبار برہمو پرچارک لاہور لکھتا ہے - کہ :-

" ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کی مہانتا (بزرگی) بتلانے کی غرض سے دیگر مذاہب کو نیچا ثابت کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے - اور دیگر مذاہب کے بزرگوں کو جن الفاظ میں یاد کیا گیا ہے - وہ ظاہر کرتے ہیں - کہ ان کا مصنف روحانی دھن سے مالا مال نہیں ہوا - ہماری رائے میں کسی دھارمک (مذہبی) شخص کے لئے یہ ناممکن ہے - کہ وہ کسی بزرگ و مہان شخصیت پر حملہ کرے - یا اس کی کمزوریوں کا ذکر کر کے ان کا مخول اڑایا جائے - ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھنا دھارمک شخص کے لئے شایاں نہیں - بدھ - مسیح - محمد - نانک میں سے کسی نے بھی کسی دوسرے بزرگوں کی کمزوریوں کا ذکر نہیں کیا ۔" (برہمو دھرم پرچارک ۱۰ جولائی ۲۷ء)

۴ - دیو سماجیوں کے آرگن اخبار جیون تت لاہور کی رائے یہ ہے کہ :-

" جہاں اور کثرت سے ہندو لیڈروں نے صرف ہندوؤں کی بہت کثرت سے بُری رسوم کی اصلاح اور اُن کے بہت سے فائدے کی طرف دھیان دیا تھا - وہاں آریہ سماج کے بانی نے سارے بھارت ورش میں آریوں کا چکرورتی راجیہ (عالمگیر حکومت) قائم کرنے کی دُھن میں اور اس مقصد کے لئے سب کا ایک ہی ویدک مذہب ہونے کا بنیادی طور سے ہی نہایت غلط اور مضر یقین اپنے دل میں ٹھان کر مسلمانوں - عیسائیوں اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں اور اُن کے ہادیوں کو نہایت بُرے اور ہتک آمیز الفاظ میں یاد کرنے اور اُن کے متعلق بہت طرح پھبتیاں اڑانے اور پھکڑ بازی کرنے اور حضرت عیسیٰ - حضرت محمد - بھگت کبیر - گورو نانک اور ہندوؤں کے کثرت سے بزرگوں کو خود غرض - مکار اور دھوکہ باز وغیرہ ظاہر کرنے کا جو نہایت خطرناک اور قابلِ افسوس طریق اختیار کیا ہے اور اس کا سلسلہ ان کے بعض پیروؤں نے آگے جاری رکھا - اس کا انجام اب تک نہایت ہی خراب اور خطرناک ثابت ہوا ہے ...... دیانند کے طریق عمل نے اس باہمی عناد اور کدورتوں کی بنیاد ڈال دی - اور اس جہادی اور دھڑہ بندی کا سلسلہ چھیڑ دیا ہے - کہ جو موجودہ کل دوری اور فساد کی جڑ ثابت ہو رہا ہے الخ ۔"

(اخبار جیون تت لاہور ۵ مارچ ۱۹۱۰ء)

جماعت احمدیہ کلکتہ کیطرف سے قحط زدگان کی امداد

کلکتہ ۹ ستمبر - جناب دوست محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی اپیل برائے امداد قحط زدگان کی طرف جماعت احمدیہ کلکتہ پہلے ہی کافی توجہ دے رہی ہے - روزانہ ایک سو افراد کے لئے کھانے کا بندوبست کیا گیا ہے - صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اس سلسلہ میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں -

مہتہ عبد القادر صاحب کی اہلیہ صاحبہ اپنے آس پاس کی مصیبت زدہ مستورات اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں - احباب سے درخواست ہے - کہ ہمارے استقلال اور کامیابی کے لئے دعا کریں ؛

(الفضل) اس ضمن میں احباب کلکتہ کی مساعی کی ایک تفصیلی رپورٹ بھی امیر صاحب موصوف کی طرف سے موصول ہوئی ہے - جو آئندہ اشاعت میں درج کی جائے گی ؛ انشاء اللہ

بعض دوستوں نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی خدمت میں بعض خطوط یہ دریافت کرنے کے لئے لکھے ہیں - کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کیا کر رہی ہے - انہیں اس رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں اشاعت اسلام

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں

باوماہوں میں جماعت کی ترقی

گزشتہ رپورٹ مورخہ ۱۲ امان کو باوماہوں سے بذریعہ ہوائی ڈاک جناب کی خدمت میں ارسال کی تھی۔ خاکسار ۱۸ امان کو ایک سال کی غیر حاضری کے بعد باوماہوں جو اس وقت تک اس ملک میں ہمارا اہم ترین مرکز ہے۔ واپس پہنچا تھا۔ میں نے کل ۳ ہفتے باوماہوں میں قیام کیا۔ یہ جماعت اپنے اخلاص اور تعداد میں ترقی کر رہی ہے یہاں کی مسجد احمدیہ ۳ دفعہ گرا کر وسیع کی گئی ہے۔ بفضلہ تعالےٰ موجودہ عمارت نہایت خوبصورت ہے سکول کی عمارت بھی ان لوگوں نے گرا کر وسیع کی۔ اس جماعت کی ترقی میں مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کا بہت دخل ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ سکول کا جملہ خرچ جماعت احمدیہ باؤماہوں کے ذمہ ہے طلباء کی تعداد ۵۵ ہے

بوکو روانگی

مورخہ ۲۰ شہادت کو خاکسار باوماہوں سے بذریعہ لاری بو پہنچا۔ راستہ میں قصبہ مونگیری میں چیف عبدالرحمٰن کمارا سے ملاقات ہوئی۔ جو ۱۹۴۰ء سے ریاست لونیاں کا جس میں باؤماہوں واقعہ ہے کا قائم مقام پیرامونٹ چیف ہے۔ یہ شخص ہمیشہ احمدیت کا سخت دشمن رہا ہے۔ باوماہوں میں احمدیہ سکول کھولنے کی اس نے سخت مخالفت کی تھی۔ احمدیوں کو چار پونڈ جرمانہ کیا۔ گورنمنٹ کے ہاں متواتر جھوٹی شکایات کیں۔ جن کے نتیجہ میں ڈسٹرکٹ کمشنر نے ایک رنگ میں ہمیں مشورہ دیدیا۔ کہ اس ریاست سے رخصت ہو جائیں۔ گو اب یہی شخص اللہ تعالےٰ کا تائیدی ہاتھ دیکھ کر ہمارا دوست بن رہا ہے۔ بہت عزت سے پیش آیا۔ اور اپنے دو لڑکے احمدیہ سکول کے لئے پیش کئے۔ اور جب مسٹر محمد بونگے احمدی ٹیچر مونگیری میں تبلیغ کے لئے گئے۔ تو ان کی اور دس طلباء کی جو آپ کے ہمراہ تھے۔ مہمان نوازی کے فرائض ادا کئے۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔

اس وقت باؤماہوں کے عیسائی سکول میں صرف دو طلباء ہیں۔ باقی سب ہمارے ہاں آ گئے ہیں۔ بلکہ ان کے ٹیچر نے ہمارے ہاں کام کرنے کے لئے درخواست دی ہے۔

بو میں احمدیہ مسجد اور دارالتبلیغ

بو پہنچکر وہاں جو احمدیہ مسجد اور دارالتبلیغ تیار ہو رہا ہے۔ اس کے حسابات آمد و خرچ کی پڑتال کی۔ اور اس قطعہ زمین کے لئے جس میں ہماری عمارتیں بن رہی تھیں کے حصول کے لئے کوشش کی گئی۔ اس ملک میں زمین خریدی نہیں جا سکتی۔ یہاں پیرامونٹ چیف اور اکابرین کا رویہ ہمیشہ سے نہایت شریفانہ اور ہمدردانہ رہا ہے۔ اور خود چیف نے مجھے یہاں مرکز قائم کرنے کے لئے کہا تھا۔ اور خود ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کر کے بو میں احمدیہ دارالتبلیغ کے قیام کی اجازت طلب کی۔

گزشتہ تین ماہ سے بو میں سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ اور چیف کا رویہ بھی کچھ مشکوک سا ہو رہا تھا۔ اور آئندہ تبلیغ پر زور دینے کے نتیجہ میں مخالفت کے بڑھنے کا خطرہ بھی تھا۔ میں نے جب ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کی۔ اور صاحب موصوف نے چیف اکابرین اور مالکان زمین کو بلایا۔ تو چیف اور اس کے جملہ ساتھیوں نے اجارہ نامہ لکھنے سے انکار کر دیا۔ چیف نے جرح کے وقت یہ تسلیم کیا۔ کہ عیسائی مشنری لوگوں نے اسے خفیہ طور پر کہا ہے۔ کہ احمدیت عیسائیت کی تغلیط کرتی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو زمین نہ دو۔ میرے بیان کے بعد ڈسٹرکٹ کمشنر نے چیف اور اس کے ساتھیوں کو حکمت عملی سے مجبور کیا کہ اجارہ نامہ لکھدیں۔ اور وہ تیار بھی ہو گئے۔ لیکن اسی موقعہ پر ایک شدید مخالف نے شرارتاً کہہ دیا کہ نقشہ میں احمدی مبلغ نے اصل زمین سے زائد زمین شامل کر لی ہے۔ اگرچہ یہ صریح جھوٹ تھا۔ مگر چیف اور اس کے جملہ ساتھیوں نے اس کی تصدیق دے دی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے خود ہماری دستگیری کی۔ اور ڈسٹرکٹ کمشنر نے حکم دیا۔ کہ طرفین موقعہ پر جا کر مقابلہ کریں۔ ہم لوگ روزانہ چیف سے کہتے رہے کہ موقعہ پر جا کر نقشہ اور حدود کا مقابلہ کرے۔ مگر وہ نہ گیا۔ میں نے مورخہ ۱۳ کو ہی بذریعہ ہوائی ڈاک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ارسال کی۔ اور خود بھی متعدد روزے رکھے۔ اور احباب بو سے بھی رکھوائے۔ اور دعاؤں پر بہت زور دیا۔ آخر محض اللہ تعالےٰ کی قدرت سے یکم ہجرت کو چیف کے نمائندے اور مالکان زمین نے زمین ہمیں اجارہ پر دینی منظور کی۔ مگر جب ڈسٹرکٹ کمشنر کے پیش ہوئے۔ تو پھر چیف نے (جو عیسائی ہے) کہہ دیا۔ کہ ہم ساری زمین نہ دینگے آدھی دیں گے۔ میں نے کہا کہ مالکان تو ساری زمین کے لئے رضامند ہو چکے ہیں۔ ان سے دریافت کیا جائے۔ اس پر دونوں مالکوں اور سب اکابرین نے بیک زبان یہ جھوٹ بول دیا۔ کہ ہم نے تو صرف آدھی زمین دینا منظور کیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اللہ تعالےٰ نے خود ہی ہماری وکالت ڈسٹرکٹ کمشنر سے کروائی۔ اس نے چیف کو دو دن کی مہلت دی۔ اسی روز چیف شام کو موقعہ پر گیا۔ اور سارے قطعہ زمین کے اجارہ کی منظوری دیدی۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔ ان لوگوں نے بعض اور شرارتیں بھی کیں۔ مگر ناکام رہے۔

ایک ریاست کے پیرامونٹ چیف نے ہمارے ایک افریقن مبلغ کو احمدیت کی تبلیغ کی وجہ سے ۳ پونڈ جرمانہ کی سزا دی۔ اور مبلغ نے جس کا نام الفا ابراہیم ذکی ہے میری ہدایت کے ماتحت جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمارا منشاء یہ ہے۔ کہ اگر چیف نے انکو قید کر دیا۔ تو اُسے حسب قانون مجبوراً دو ہفتہ کے بعد انہیں ڈسٹرکٹ کمشنر کے سامنے پیش کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح خود بخود اپیل کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ احمدیت کے جلد از جلد اس ملک میں پھیل جانے کیلئے دعا کریں۔ ایام زیر رپورٹ میں عیسائیوں اور غیر احمدیوں میں انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔ ایک انگریز سینیٹر میڈیکل آفیسر۔ ایک عیسائی سکول ٹیچر اور ملک ایسے پ[illegible] کے ایک باشندہ کو جو آج کل اسی ملک میں [illegible] ہے۔ خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔

مصر سے ہم نے ۲۸ [illegible] کی کتب حوالہ جات کے لئے طلب کی ہیں۔ تا کہ مناظرات میں کام آئیں۔ ان کے بحفاظت یہاں پہنچ جانے کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ کیونکہ یہ دارالتبلیغ تا حال بہت غریب ہے۔ میرے اور مولوی محمد صدیق صاحب کے لئے صرف اڑھائی اڑھائی پونڈ ماہوار الاؤنس بچتا ہے۔ حالانکہ باوماہوں احمدیہ سکول کے افریقن ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ پونے چار پونڈ ماہوار ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

بیاد صحابہ قدیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

مست جامِ مئے توحید حقائق آگاہ
واقفِ رازِ دروں میر عنایت علی شاہ

ہم سے بچھڑے ہیں بچھڑ جانے کا غم ہے ہم کو
ہائے وہ صدق و صفا۔ رنگ وفا آہ صد آہ

یہی وہ لوگ ہیں جن میں ہے صحابہ کا رنگ
دین پہ مرمٹے دنیا پہ نہ کی کچھ بھی نگاہ

جب منادی کی صدا آئی تو لبیک کہا
پاکبازوں کی نظر میں ہے توقف بھی گناہ

ساتھ دیتے رہے ہر رنج و بلا میں حق کا
لغزش آئی نہ قدم میں کہ چلے سیدھی راہ

تھے محبت میں مسیحائے محمدؐ کی گداز
انہی کا ذکر تھا لب پر تو انہی پر تھی نگاہ

یاد آتے ہیں "غلام احمدِ کریامی" بھی
یَغْفِرُ اللّٰہُ لَھُمْ کی ہے دعا شام و پگاہ

خاک پا ایسے بزرگوں کی ہیں اکمل سے کئی
یا الٰہی تیرے غفران کی ہے سب کو چاہ

باڈی گارڈ کی ضرورت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کیلئے ایک باڈی گارڈ کی ضرورت ہے۔ جو نیک نوجوان اور سلسلہ سے اخلاص رکھنے والے ہوں۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ

وصیت

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۹۴ مسماۃ سیدہ بی بی زوجہ عبدالرحمن صاحب قوم وڑان عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن قادیان دارالرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۳؍۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۸۰ تولہ چاندی زیور چھوٹا بڑا ہے۔ اور مبلغ ۳۲ روپے مہر جو میرے خاوند کے ذمہ قابل وصول ہے۔ اور ایک جگہ زمین کے لئے مبلغ ۲۵ روپے دیئے ہوئے ہیں۔ یہ کل رقم مبلغ ۵۰ روپے بنتے ہیں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان بدوصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سیدہ بی بی موصیہ گواہ شد علی محمد صحابی وصوفی گواہ شد عبدالرحمن موصی

کوئین ٹیبلٹس برائے لیکوریا محکیمان

ہر چیز کو زیادہ سے زیادہ چلائیے

اور آئندہ کے لئے

روپیہ بچائیے

جنگ کے زمانے کی خریداری سے آپ کے روپے کی پوری قیمت نہیں وصول ہوتی۔ اپنے کپڑوں اور اپنی ہر چیز کو زیادہ سے زیادہ دن چلانے کی کوشش کیجئے کیونکہ اسوقت آپ جو چیز بھی خریدیں وہ اپنی اصلی قیمت سے بہت زیادہ مہنگی پڑتی ہے۔ تکلفات سے ہاتھ اٹھا لیجئے صرف ان چیزوں پر خرچ کیجئے جنکے بغیر گزارا نہیں ہوسکتا ایک ایک آنہ جو بچ سکے اسوقت کے لئے بچا لیجئے جب چیزیں سستی ہو جائیں گی۔

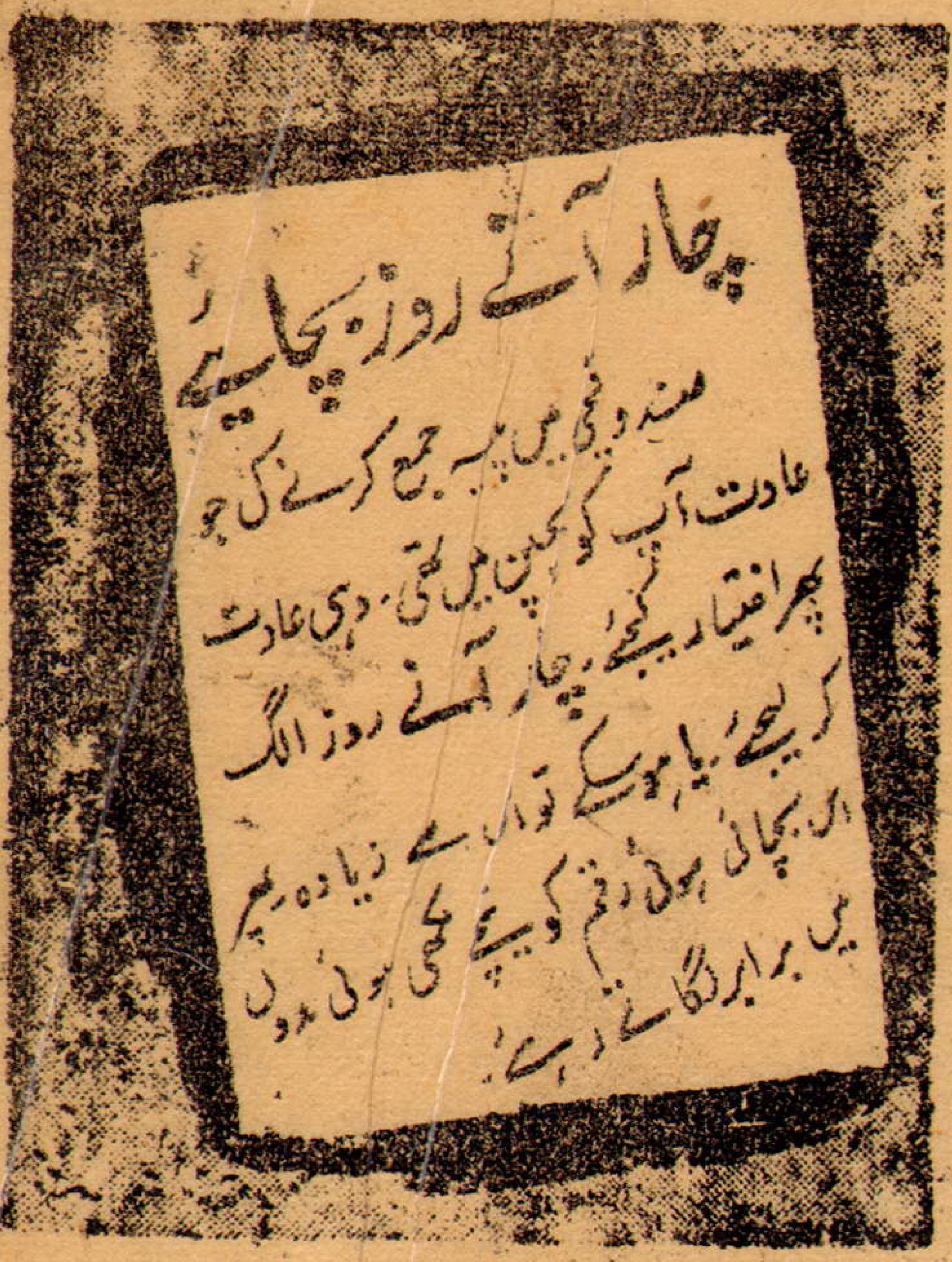

روپیہ بچانیکا محفوظ طریقہ اپنی بچائی ہوئی رقم لگانے کا سب سے اچھا طریقہ سب سے اطمینان کا یہ ہے کہ وہ محفوظ رہیگی۔ مگر آپ نے سپنے روپیہ سے سونا چاندی جواہرات زمین مکان یا سامان خرید کر ڈالے یا تو قیمتوں کے گھٹنے سے بعد آپکے روپیہ کی مالیت کم ہو جائیگی۔ بجائے اس کے بچے ہوئے تمام روپیہ اور اپنی رقم کو کسی محفوظ جگہ لگائیے جیسے امپیریل بینک یا پوسٹ آفس سیونگ بینک میں لگائیے۔ اگر آپ ان سے بھی اچھی جگہ روپیہ لگانا چاہیں تو دستکاری قرضوں یا نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس میں لگائیے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

مفید مشورہ

اسی فی صدی لوگ دانتوں کی بیماری میں مبتلا ہیں اور ۷۵ فیصدی بیماریاں دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ لہذا آپ آج سے ہی عزیز کار بالک منجن کا استعمال شروع کر دیں۔ عزیز کار بالک سٹور ریلوے روڈ قادیان

اکسیر اٹھرا

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہم نے "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نرینہ نہ ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے اکسیر لاثانی دوا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس قدر اعلیٰ اور عمدہ اجزا سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملیں گی۔ قیمت فی تولہ اعلیٰ خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے

طب عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمّی تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے ۱۲؍
درمیانی شیشی ایک روپیہ ۶؍
چھوٹی شیشی نو آنے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی مرحوم

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت)

یہ خبر تمام احمدیہ جماعت میں افسوس اور رنج کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۳ء کو بروز جمعہ صبح کے ۸ بجے لدھیانہ میں حضرت میر عنایت علی شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش ان کے بڑے صاحبزادہ صوفی عبد الرحیم صاحب ریل میں قادیان لائے۔ اور ۴ ستمبر ۱۹۴۳ء کو ایک بڑے مجمع سمیت حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت قادیان نے مرحوم کا جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم کو صحابہ کے خاص قطعہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اور اس طرح بہشتی مقبرہ میں باغ مسیح کی ایک اور بلبل نے آشیانہ بنا لیا۔ مرحوم لدھیانہ کے رہنے والے سادات کے ایک معزز خاندان کے ایک فرد تھے۔ مرحوم کے چچا جو کہ ان کے خسر بھی تھے۔ سید عباس علی شاہ تھے۔ یہ کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مخلص خادم اور براہین احمدیہ کی اشاعت کے ایسے سرگرم رکن تھے۔ کہ ان کی اس وقت کی حالت کے مطابق حضور کو ان کے متعلق الہام ہوا اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء لیکن بعد میں حضور ہی کی شائع کردہ پیشگوئی کے موافق وہ سلسلہ کی خدمت سے مرتد ہو کر ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو گئے۔ لیکن عین اسی وقت کہ وہ مرتد ہو رہے تھے۔ مرحوم عنایت علی شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط لکھا کہ گو میرے چچا اور خسر حضور کو چھوڑ رہے ہیں۔ مگر میں آپ کے دامن سے اسی طرح وابستہ ہوں جس طرح پہلے تھا۔ مرحوم سابقون اولون میں سے تھے اور بیعت کرنے والوں میں سے ساتواں یا آٹھواں نمبر ان کا تھا۔ ابتداء بیعت سے آخر دم تک سلسلہ سے مخلصانہ تعلق رہا۔ اور کسی ابتلا کے وقت بھی سلسلہ سے ان کا تعلق ڈھیلا ہونے نہ پایا۔

ان کی پیدائش ۱۸۵۸ء کی تھی۔ اس لحاظ سے ان کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ مرحوم کو اپنی وفات سے دو تین ہفتہ پیشتر جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ڈلہوزی سے جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے تھے قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر مرحوم کو دیکھ کر خود مخاطب کیا۔ اور نہایت التفات سے ان کا حال دریافت فرماتے رہے۔ مرحوم اس ملاقات اور حضور کے کمال التفات سے نہایت خوش خوش لدھیانہ واپس گئے۔ مرحوم خاموش طبع نہایت شریف صاحب اخلاق اور صوفی منش تھے۔ اور پرانے بزرگوں کا نمونہ تھے۔ دعائیں کرنے والے کسی کو دکھ نہ دینے والے مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ مرحوم صاحب اولاد تھے۔ مرحوم کے تین لڑکے اور ایک بیوہ اور لڑکیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا متکفل ہو۔ اور انہیں مرحوم کے کمالات کا وارث بنائے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بڑا افسوس ہوتا ہے۔ اس امر کو دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم ایک ایک کر کے اس دنیا سے کوچ کر رہے ہیں۔ اور وہ مجلس میں جو اس ساقی کا منہ دیکھتے ہوئے تھی آہستہ آہستہ سونی ہوتی جا رہی ہے۔ اے میرے خدا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیکھنے والوں اور آپ کے خاص الخاص ہمراہیوں کی عمروں میں برکت دے۔ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ جماعت کے سر پر سلامت رکھ کہ وہ تیرے بزرگ مسیح کے بزرگ صحابی ہیں۔ اے میرے مولا تو جماعت کی نئی پود کو ایسی توفیق عطا فرما۔ کہ وہ اپنے بزرگوں کے پوری طرح نقش قدم پر چل کر احمدیت کا سچا نمونہ بنیں۔ اور مخالف جب بھی ان کو دیکھیں تو حیران ہو جائیں کہ سبحان اللہ کیسے اچھے کیسے نیک اور کیسے دیانتدار اور دیندار لوگ ہیں۔ اور وہ یقین کر لیں۔ کہ ان کا جد امجد اور مورث اعلیٰ یقیناً خدا کا سچا نبی اور اس کا صادق مرسل تھا۔ کیونکہ اچھے پھل اچھے درخت میں لگتے ہیں۔ اور میٹھے پھل کڑوے درخت سے نہیں بلکہ میٹھے درخت سے ہی اترا کرتے ہیں :

جماعت احمدیہ کلانور کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ کلانور کا تبلیغی جلسہ ۶، ۷ اکتوبر بروز جمعرات جمعہ زیر صدارت حضرت میر محمد اسحق صاحب ناظر ضیافت ہونا قرار پایا ہے۔ مرکز سے بزرگان سلسلہ اور علمائے کرام تشریف لے جائیں گے۔ حق جو اصحاب شریک جلسہ ہو کر مستفیض ہوں۔ اور گرد کی احمدی جماعتیں ضرور شریک ہوں۔ اور زیر تبلیغ اور زیر اثر غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب کو بھی ساتھ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ کلانور ہوگا۔ خاکسار ولی محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ ستمبر۔ جنرل آئزن ہوور کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اطالوی گورنمنٹ نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور عارضی صلح پر لڑائی بند ہو گئی ہے۔ عارضی صلح کی شرائط کو اتحادیوں نے بھی مان لیا ہے۔ اور معاہدہ پر جنرل آئزن ہوور اور مارشل بڈوگلیو کے نمائندہ نے دستخط کر دیئے ہیں۔ اور ان پر فوراً عمل شروع ہو گیا ہے۔ جو اطالوی جرمنوں کو اپنے ملک سے نکالنے میں مدد دیں گے۔ انہیں اتحادیوں کی حمایت حاصل ہوگی۔ چند روز ہوئے عارضی صلح کی بات چیت کی خواہش اطالوی گورنمنٹ کی طرف سے کی گئی۔ اور اس پر ایک غیر جانبدار علاقہ میں ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ بات چیت کے شروع میں ہی اطالوی نمائندوں کو بتا دیا گیا۔ کہ انہیں غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے ہوں گے۔ اگر یہ اصل منظور ہو تو عارضی صلح کی شرائط بتائی جا سکتی ہیں۔ اطالوی نمائندوں نے اسے مان لیا۔ ان کو یہ بھی بتا دیا گیا کہ اتحادیوں کی طرف سے جو سیاسی۔ اقتصادی یا مالی پابندیاں اٹلی پر لگائی جائیں گی۔ اٹلی کے لئے انہیں پورا کرنا ضروری ہوگا۔ اطالوی نمائندوں نے ان سب باتوں کو منظور کر لیا۔ پھر دونوں فریقوں کے نمائندوں کی ملاقات کا انتظام سسلی میں کیا گیا۔ عارضی صلح کے معاہدہ پر ۳ ستمبر کو دستخط ہو گئے تھے۔ مگر فیصلہ یہ ہوا تھا۔ کہ اس کا اعلان اس وقت کیا جائے۔ جو اتحادیوں کے مفاد کے لئے موزوں ہو۔ اور دونوں حکومتوں کی طرف سے بیک وقت اعلان ہو۔ اور اب یہ موزوں وقت آن پہونچا ہے۔ کہ اس کا اعلان کر دیا جائے :

لنڈن ۹ ستمبر۔ ٹاؤننگ سٹریٹ سے اٹلی کے ہتھیار ڈال دینے کے اعلان کے ساتھ کہا گیا ہے۔ کہ اس وقت حالت ایسی ہے۔ کہ عارضی صلح کی شرائط کو اہل ملک کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس لئے پارلیمنٹ کے اجلاس کی تاریخوں میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ البتہ امید ہے کہ اگلے اجلاس میں اس کی تفصیل بتائی جا سکے گی۔

روم ۹ ستمبر۔ مارشل بڈوگلیو نے اپنے ملک کے لوگوں کو حکومت کے ہتھیار ڈال دینے کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ اطالوی حکومت نے یہ محسوس کیا۔ کہ وہ اتحادی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور لڑائی کو جاری رکھنا محال ہے۔ اس لئے عارضی صلح کی درخواست کی گئی۔ تا ملک کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے۔ اطالوی فوجوں کو ہر جگہ مقابلہ بند کر دینا چاہیئے۔ اگر کسی اور ملک نے اٹلی پر حملہ کیا۔ تو اطالوی حکومت اس کا مقابلہ کرے گی۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ الجیریا ریڈیو نے اہل اٹلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب انہیں چاہیئے۔ کہ جرمنوں سے بدلہ لیں۔ اتحادی طیاروں نے اٹلی پر اشتہار بھی پھینکے ہیں۔ کہ اتحادیوں کی مدد سے جرمنوں کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں۔ مزدوروں کو چاہیئے۔ کہ کسی ایسی ٹرین یا جہاز کو نہ گذرنے دیں جس پر جرمن فوج یا سامان جنگ ہو۔ فوجی لاریوں کو بھی نہ گذرنے دیں۔ بحیرہ روم کے اتحادی بیڑے کے کمانڈر نے اطالوی جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ فوراً بحیرہ روم یا بحیرہ اسود کی اتحادی بندرگاہوں میں پہونچ جائیں۔ اور اگر کسی کو خطرہ ہو کہ جرمن قابض ہو جائیں گے۔ تو وہ خودکشی کرے۔ جن کے پاس کافی تیل نہ ہو۔ وہ کسی نزدیک کی غیر جانبدار بندرگاہ میں چلے جائیں۔

برلن ۹ ستمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے کہا کہ ۲۵ جولائی کو مسولینی کے استعفیٰ کے بعد جرمن گورنمنٹ نے اس بات کو بھانپ لیا تھا۔ کہ اطالوی ہتھیار ڈال دیں گے۔ اور جرمن ہائی کمانڈ نے تمام مناسب انتظامات پہلے سے کر رکھے تھے۔

واشنگٹن ۹ ستمبر۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے آج کئی بار ملاقات کی۔ یہاں یہ خبر گرم ہے کہ آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں بحیرۂ روم کے علاقہ سے کوئی اور اہم خبر آنے والی ہے۔ اتحادیوں نے بحیرۂ روم کے علاقہ کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ جس میں روسی نمائندے بھی ہیں۔ روسی گورنمنٹ کو بھی اٹلی کے ساتھ عارضی صلح کی شرائط سے اتفاق ہے۔

ماسکو ۸ ستمبر۔ روسی فوجوں نے پانچ روز کی گھمسان کی جنگ کے بعد سٹالینو کے علاقہ میں کئی اور اہم جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۸ ستمبر۔ جرمنوں نے مشہور صنعتی شہر سٹالینو کو خالی کر دیا ہے۔ روسی فوجیں دائیں بائیں سے اس کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ سٹالینو علاوہ صنعتی شہر ہونے کے بہت بڑا ریلوے جنکشن ہے